بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر | خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد | می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

سالانہ چندہ ۳ر | فی پرچہ ۲ر

جلد | کاکوری یکشنبہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

۱۶ اگست ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں عزیزی سید علاء الدین احمد کرانی احسن کاکوروی کی غزل شائع ہوئی تھی جسمیں کامل کاکوروی نے کچھ ترمیم کی ہے۔ عزیز مذکور کی حوصلہ افزائی کیلئے وہ غزل شائع کی تھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ترمیم بھی بجنسہ درج کر دیجائے۔ (اڈیٹر)

اصلاحی غزل از کامل کاکوروی

خود داریوں کی اچھی سزا پا رہا ہوں میں
انکی نگاہ سے بھی گرا جا رہا ہوں میں
اللہ ری بیخودی مجھے مطلق خبر نہیں
رستے سے اب بھٹک کے کہاں جا رہا ہوں میں
وہ آرہے ہیں میرے تصور میں بار بار
لیکن اب انکی یاد سے بھی جا رہا ہوں میں
کھاتا ہوں ہر قدم پہ زمانہ کی ٹھوکریں
ارمان انکی بزم کے بھی لئے جا رہا ہوں میں
[illegible] بیٹھا ہوں کاسہ ساقی کے ہر اثر
پڑتے کہیں ہیں پیر کہیں جا رہا ہوں میں
سب کی نظر بچا کے مرا انکو دیکھنا
احسن یہی گناہ کئے جا رہا ہوں میں

"بیوہ"

اسکی آنکھیں نہیں وہ اُبلتے ہوئے چشمے ہیں جن میں سے رنج و غم کے آنسو بہتے رہتے ہیں لیکن یہ آنسو ظالم سوسائٹی کے پتھر دل پر کچھ اثر نہیں کر سکتے۔

اسکے وہی لب جو کبھی گلاب کی پتیوں کو شرماتے تھے۔ اب مرجھائے ہوئے پھولوں کی طرح خشک ہیں دن رات ان میں سے آہیں نکل نکل کر فضا میں گم ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

اُسکے وہی ہاتھ جن میں سہاگ کی چوڑیاں کھنکا کرتی تھیں اب خالی ہیں اور بار بار خدا کے آگے اٹھتے ہیں۔ لیکن اسکی دعائیں بھی بے اثر ہیں۔

وہ ایک بیوہ ہے رنج و غم، دکھ درد، تکلیف و حسرت کی زندہ تصویر۔ اسکے آنسو اور اسکی آہیں سماج پر اثر نہیں کرتیں۔ سماج اسی طرح پتھر دل ہے اسی طرح سخت ہے۔

بیوہ، وہ پھول ہے جسے پاؤں تلے روند دیا گیا، وہ امید ہے جو حسرتوں میں جل گئی۔ وہ زندگی ہے جس میں سوائے رنج کے اور کچھ نہیں۔

لیکن اس میں اسکا کیا قصور ہے۔ کہ اسکا خاوند زندہ نہیں اور وہ بیوہ ہے۔ لیکن نہیں سماج کو اس سے کیا، یہ اندھی ہے۔ یہ سنگدل ہے سفاک ہے بے رحم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد	کاکوری یکشنبہ ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۴۲

عرض مدعا

جنگ کو شروع ہوئے ۲۶ ۔۔ ۲۷ مہینے ہو گئے۔ چیزوں کی قیمتیں کہاں سے کہاں پہونچ گئیں۔ روزانہ ضروریات کی چیزیں اکثر بازار میں ملنا مشکل ہو گئی ہیں۔ سبزی۔ ترکاری تک گران ہو گئی۔ اس گرانی کا اثر سب سے زیادہ اس وقت کاغذ پر پڑا ہے جو اس قدر مہنگا ہو گیا ہے کہ بڑے بڑے اخبارات والے چیخ اٹھے ہیں چہ جائیکہ بیچارہ "کاکوری اخبار" اس کی بساط ہی کیا اور آمدنی کا ذریعہ بالکل محدود و صرف چندہ پر اخبار کی زندگی کا انحصار ہے۔ ہم ابتدا سے چکنا کاغذ اخبار میں استعمال کر رہے تھے جب اسکی قیمت بڑھ گئی تو مجبوراً کھرّے کاغذ پر اخبار چھپوانا شروع کیا گیا کیونکہ نسبتاً یہ سستا تھا اور شروع میں ۵ روپیہ رم ملتا تھا اب اسکی قیمت میں بھی بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ یعنی تقریباً آٹھ روپیہ رم مل رہا ہے چکنے کاغذ کی قیمت گیارہ بارہ روپیہ ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ اخبارات و رسائل کی آسانی کے لئے کاغذ پر کنٹرول کر رہی ہے اور تمام اخبارات و رسائل میں کاغذ کے ماہوار صرفہ کا حساب طلب کیا گیا ہے نہ معلوم آئندہ اور کیا احکامات جاری ہوں۔ اگر اس وقت اخبار کی تحویل میں روپیہ ہوتا تو ہم بھی کم سے کم ختم سال تک کیلئے کاغذ خرید کر رکھ لیتے۔ یہاں تو بقول شخصے ہر اشاعت کیلئے سب سے پہلے اس کی فکر ہوتی ہے کہ اجرت طباعت، کتابت کاغذ اور ٹکٹ وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔ عام طور سے اہل وطن چندۂ اخبار کی ادائی میں جو طرز عمل اختیار کرتے ہیں اور جس طرح لاپرواہی برتتے ہیں اس کے متعلق کیا کہا جائے۔ بہت تھوڑے لوگ ایسے ہیں جو فوراً ختم سال پر آئندہ کا چندہ ارسال کر دیتے ہیں ورنہ ۶۔۶ اور ۷۔۷ مہینے تک یاد دہانی دفتر سے کی جاتی ہے لیکن حضرات توجہ نہیں فرماتے۔

بقایا داران کی جو فہرست ہم نے گذشتہ اپریل کی آخری اشاعت میں اس امید میں درج اخبار کی تھی کہ یہ رقم تین سو گوشوارہ کی اگر وصول ہو جائیگی تو اخبار کا محفوظ سرمایہ ہوگا اور بروقت ضرورت اس سے امداد ملیگی۔ لیکن دلی افسوس کے ساتھ اس کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ہماری استدعا صدا بصحرا ثابت ہوئی اور ہمارے بھائیوں اور اہل وطن نے بقایا کو صاف کر کے اخبار کی امداد کی جانب کوئی توجہ نہیں فرمائی ہم اپنی جیب سے جو کچھ اپنے اہل وطن کی بہتری کے خیال میں یا یوں سمجھئے کہ خبط میں صرف کر چکے اسکو واپس لینا نہیں چاہتے لیکن اب کاغذ کی گرانی و کمیابی ہماری طاقت سے باہر ہوتی جاتی ہے۔ جو کچھ اچھی یا بری خدمت ہم نے چھ سال تن تنہا اپنے اہل وطن کی کی ہے اور اپنے وقت اور دماغی طاقت کا کافی ایثار کیا ہے اس کے معاوضہ کی نہ ہم پہلے خواہشمند تھے اور نہ اب کسی امداد کے طالب ہیں البتہ جو کچھ خواہش و تمنا ہے وہ اخبار کے زندہ و قائم رہنے کی ہے۔ نہ ہم کوئی کاغذ فنڈ کھولنا چاہتے ہیں اور نہ علاوہ چندہ اخبار کے کسی امدادی رقم کے طالب ہیں۔ موجودہ خریداروں میں جنکے چندے ابھی وصول نہیں ہوئے ہیں وہ جلد از جلد توجہ فرما کر اپنا اپنا چندہ روانہ کر دیں اور نئے خریداروں کے لئے کوشش فرمائیں ساتھ ہی بقایا داران کو بھی انکی بے حسی دفع کرانے کی سعی کریں۔ جو صرف محبت وطن کہی جائیگی بلکہ ہر اہل وطن کو اپنا اخلاقی فرض سمجھنا چاہیے۔

ہم کو امید ہے کہ ہمارے فرض شناس اہل وطن ہماری مشکلات پر ٹھنڈے دل سے غور فرما کر ان ترددات کو رفع کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں گے اور اپنے وطنی خدمتگذار کی موت و زیست کے مسئلہ کو جلد حل کرنے کی صورت نکالیں گے۔ ورنہ آخری نتیجہ

جو ہوگا اس کے اظہار سے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

آخر میں اتنا اور عرض کرتا ہے کہ جن حضرات کے چندے باوجود ختم مدت کے اور متعدد یاد دہانیوں کے اس وقت تک وصول نہیں ہوئے ہیں وہ ازراہ ہمدردی و اعانت اخبار جلد بذریعہ ڈاک روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

نقوش

زنانہ جلسہ عیدین ہم نے گذشتہ اشاعت میں مردانہ جلسہ عید الفطر کے متعلق نوٹ لکھتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا کہ مستورات کے اجتماع کے متعلق غور کرکے اور محرکین سے تبادلۂ خیالات کے بعد کوئی مناسب تجویز پیش کرینگے۔ چنانچہ حسب وعدہ اس مسئلہ پر کافی غور کیا گیا اور محرکین سے گفتگو کرنے کے بعد یہ طے ہوا ہے کہ مستورات کی اس زندہ دلی اور شوق کا خیر مقدم کیا جائے اور انکو اپنے اجتماع کے لئے ہر امکانی امداد دیجائے۔ چنانچہ تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد بالاتفاق طے پایا کہ مقام اجتماع یا جلسہ گاہ وہی رکھا جائے کہ وسط قصبہ میں ہونے کے علاوہ مزید انتظام کی ضرورت نہ ہوگی اور مردانہ جلسہ قبل نماز مغرب ختم ہو جاتا ہے اسکے بعد زنانہ جلسہ کے لئے جگہ خالی کردیجائیگی اور روشنی کا معقول انتظام کردیا جائیگا ساتھ ہی پردہ کا بھی بندوبست ہوگا۔ بارہ دری جناب قاضی القضاۃ بہادر کا پختہ دیواریں بنواکر محاط کردیا گیا ہے۔ بعد مغرب بیبیوں کو وہاں پہونچنے میں زحمت بھی نہوگی اور دو ایک گھنٹے وہ لوگ پوری دلچسپی و انبساط سے گذار سکیں گی۔ مزید دلچسپی کیلئے گراموفون موجود رہے گا یہ تو آسان اور کم خرچ تجویز ہماری ہے اگر کوئی صاحب اس سے بہتر تجویز پیش کرسکیں تو ہم اور دیگر محرکین اس پر غور کرنے کیلئے طیار رہیں بلکہ حتی الوسع اسی پر عمل ہوگا۔ آخر میں اس کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بارہ دری حضرت قاضی القضاۃ بہادر مغفور میں اجتماع جسطرح مردوں کیلئے قابل قبول ہوگیا ہے مستورات کو بھی کوئی تامل نہ ہوگا۔

مویشی خانہ (کانجی ہوس) کی بدنظمی ہمیں متعدد شکایات اس امر کی ہمارے پاس آئی ہیں کہ محرر کانجی ہوس موجود نہیں رہتے ہیں اور لوگ جانوروں کو داخلہ کیلئے لے جاتے ہیں اور کافی انتظار کے بعد واپس آتے اور جانوروں کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان بیچاروں کا جو نقصان ان جانوروں سے ہوتا ہے وہ صبر شکر سے برداشت کرتے ہیں اس طرح پر غریبوں کے نقصان کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ بورڈ کی آمدنی کا بھی خسارہ ہو رہا ہے خداوندان ڈسٹرکٹ بورڈ کو جلد اس طرف توجہ کرنا چاہیئے اور موجودہ محرر سے غیر حاضری کی بازپرس کی جائے۔

فرشتہ کی پکار

اپنے محبوب کی تلاش میں سرگردان رہنے والے...... نادان انسان...... تیرا محبوب تیرے ہی پاس ہے...... کیا تو اسکے جلوؤں کو اپنے میں نہیں دیکھ سکتا؟...... وہ دیکھ سامنے تیرا محبوب کھڑا مسکرا رہا ہے...... گر تو یوں نہیں دیکھ سکتا...... پہلے اپنی آنکھوں سے خودی کے پردے کو ہٹا لے...... مثل پروانہ کے اپنے محبوب پر قربان ہوجا...... اپنے آپکو محبوب کی یاد میں کھودے...... اپنی ہستی سے بیگانہ ہوجا...... تب آنکھ اٹھا...... ان پیارے پیارے ہنستے ہوئے پھولوں...... سمندر کی لہروں...... چٹکتی ہوئی کلیوں...... راگ گاتے ہوئے آبشاروں...... نرگس کی نظر بازیوں...... اور بلبل کے گیتوں میں نادان انسان تجھے تیرا محبوب ہی نظر آئیگا...... لیکن...... ان سب کی ضرورت ہی کیا...... اپنے آپ میں اپنے محبوب کو ڈھونڈھ...... اپنے دل میں دیکھ...... یہاں تیرا محبوب تجھے ضرور ملے گا...... اگر نہ ملے...... یاد رکھ...... تیری محبت امتحان میں پوری نہیں اتری...... لیکن...... ہمت نہ ہار...... اپنے محبوب کو ڈھونڈھنے کی دوبارہ کوشش کر...... اپنے تاریک دل کو محبوب کی یاد سے منور کرلے...... اپنے

محبوب کی یاد میں بیخود ہو جا...... اتنا بیخود...... کہ تجھے یہ بھی یاد رہے...... "تو بھی کچھ ہے" ...... تیری ہستی دنیا میں کچھ ہے...... جب تیری بیخودی درجہ کمال پر پہونچ جائے...... تب...... اپنے دل کو ٹٹول...... اپنے دل پر غور سے نظر کر...... خون کے اس لہریں لیتے ہوئے سمندر میں...... یہاں تجھے تیرا محبوب ضرور ملے گا...... یہ ہو نہیں سکتا کہ یہاں تو اپنے محبوب کے دیدار سے محروم رہے...... اپنے محبوب کو اپنے دل میں دیکھ...... اور...... کسی طرف نظر نہ اٹھا۔

اپنے محبوب کو اپنے دل میں پانا...... اسکے جلووں کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھنا...... یہی محبت کی معراج...... نادان انسان تو نہیں سمجھتا...... اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے...... کہ...... یہی فرشتوں کا راز ہے...... یہی انکی پکار ہے۔

عقیل احمد کرمانی۔ لکھنؤ

ارشادات حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ

نقل ہے ایک بدوی نے آپ سے پوچھا کہ صبر کیا ہے کہنے لگے کہ صبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک بلا اور مصیبت پر دوسرے ان چیزوں پر جنکی اللہ نے ہمکو ممانعت کی ہے اور جیسے کہ صبر کی تعریف بیان کرنا چاہتے تھے وہ بیان کی بدوی نے کہا کہ میں نے آپسے زیادہ زاہد اور صابر نہیں دیکھا آپ نے کہا کہ میرا زہد تو اہل میل ہے اور صبر جزع ہے تب بدوی نے کہا کہ اس بات کے معنی میں نہیں سمجھا اور میرا اعتقاد سست ہو گیا تب آپ نے کہا میرا صبر بلا پر طاعت میں دوزخ کے خوف سے ہی اور یہی جزع ہے اور دنیا میں زہد آخرت کی رغبت سے ہی اور یہی حصہ طلبی ہے صبر اس شخص کا قوی ہے جو اپنا حق چھوڑ دے تاکہ اس کا صبر اللہ کے لئے ہو نہ جسم کو دوزخ سے بچانے کے لئے اور زہد بھی خدا کے لئے ہو نہ بہشت میں جانے کیلئے یہی علامت اخلاص ہے اور انسان کو علم نافع اور عمل کامل اور اخلاص اور قناعت شفیق اور صبر ظاہر چاہئے اور جس میں یہ باتیں ہوں تو یہی معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا واقع ہوگا اور فرماتے تھے کہ بکری آدمی سے زیادہ آگاہ ہے اس وجہ سے کہ چرانے والے کی آواز اسکو چرنے سے روک دیتی ہے اور آدمی کو اللہ کی بات اپنے مطلب سے نہیں روکتی اور فرماتے تھے کہ بروں کے پاس بیٹھنے سے انسان اچھوں سے بدگمان ہو جاتا ہے اور کسی کو شراب پینے کیلئے بلاتا ہیں اس سے اچھا جانتا ہوں کہ اسکو دنیا کیلئے بلاؤں اور معرفت یہ ہے کہ اپنے میں ذرہ برابر خصومت کسی سے نہ پائے اور بہشت جاودانی جسکی انتہا نہیں وہ ان چند روزہ عمل سے نہیں ملتی بلکہ اچھی نیت سے ملتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے بہشتی لوگ بہشت دیکھ کر سات ہزار برس بیہوش رہیں گے اس واسطے کہ حق تعالے ان پر اپنی تجلی فرمائے گا وہ اگر اس کے جلال کو دیکھیں گے تو مست ہیبت ہو جائیں گے اور جمال دیکھیں گے تو وحدت میں ڈوب جائینگے اور جو شخص بے حکمت سے بات کرے تو وہ آفت ہے جس کا سکوت خیال و غور سے نہ ہو وہ سب شہوت و غفلت ہے اور جو نگاہ عبرت سے نہ پڑے وہ سب لہو و لعب ہے اور توریت میں ہے کہ جس نے قناعت کی وہ خلق سے بے نیاز ہوا اور جس نے خلق سے گوشہ نشینی اختیار کی وہ بچا رہا اور جس نے شہوت کو زیر کیا وہ آزاد رہا اور جس نے حسد سے ہاتھ اٹھایا اس سے مروت ظاہر ہوگی اور جس نے چند دنوں صبر کیا اس نے ہمیشہ کیلئے نفع پایا اور عقلمند لوگ اسوقت تک چپ رہتے ہیں جبتک کہ ان کے دل نہیں بولنے لگتے پر وہ بات دل سے زبان پر آتی ہے اور ورع کے تین مرتبہ ہیں ایک تو وہ کہ انسان کوئی بات نہ کہے مگر حق خواہ غصہ سے یا رضامندی سے دوسری یہ کہ اپنے اعتقاد کو ان چیزوں سے بچانے کیلئے جن میں خدا کی خفگی کا خیال ہو تیسرے یہ کہ اس کا ارادہ ایسی چیز کا ہو جسکی اللہ نے

رضا دی ہے اور ذرہ برابر ورع ہزار سال کے نماز و روزہ سے بہتر ہے اور فاضل ترین امور فکر اور ورع ہے اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ مجھ میں نفاق نہیں ہے تو میں اپنے آپ کو تمام سے زیادہ دوست رکھوں اور ظاہر و باطن کا خلاف ہونا یہ بھی نفاق کی علامت ہے اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ جو اپنے اوپر اس خیال سے خوف زدہ نہ ہو کہیں میں منافق نہ ہوں اور جو کہے کہ میں مومن ہوں وہ یقیناً مومن نہیں ہے بلکہ منافق ہے اور مومن وہ ہے جسمیں آہستگی ہو اور اس شخص کا نہ ہو کہ جو کچھ چاہے کر گذرے یا جو زبان پر آئے کہ بیٹھے اور تین آدمیوں کی غیبت ناجائز نہیں ایک صاحب ہوا دوسرے فاسق تیسرے امام ظالم اور غیبت کے کفارہ میں استغفار کافی ہے اور عزب بنی آدم تو راضی ہو گیا ایسے گھرے جنکے حلال کا حساب اور حرام پر عذاب ہے اور آدمی کسی حال میں دنیا سے نہیں جاتا بغیر ان تین حسرتوں کے ایک جمع کرنے سے الود نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ امیدین پوری نہیں ہوتیں تیسرے یہ کہ کوئی توشہ اس راہ کے لئے نہیں لیا جو درپیش ہے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ فلاں شخص کی جان نکلتی ہے آپ نے کہا کہ ایسا نہ کہو وہ تو ستر برس سے جان کندنی میں ہے اب جان کندنی سے چھوٹ جائے گا اور فرماتے تھے کہ سبک رو والوں نے نجات پائی اور گران بار ہلاک ہوئی اور اللہ بخشے ان لوگوں کو جنکے پاس دنیا امانت تھی وہ انھوں نے پھیر دی اور سبکبار چلے گئے اور فرماتے تھے کہ میرے نزدیک عقلمند وہ ہے جو دنیا کو خراب کر کے آخرت بنائے اور آخرت کو بگاڑ کر دنیا بنائے اور جس نے اللہ کو پہچانا اس نے اسکو دوست بنا لیا اور جس نے دنیا کو پہچانا اس نے اُن کو دشمن بنا لیا اور کوئی گھوڑا کڑی لگام کے لائق نفس سے زیادہ دنیا میں نہیں ہے اور اگر دنیا کو دیکھنا چاہتے ہو کہ تمھارے بعد کیسی ہوگی تو دیکھو کہ اور دن کے مرنے کے بعد کیسے ہی خدا کی قسم بت پرستوں نے بتوں کو دنیا کی محبت سے پوجا لہذا بت پرست ہوئے اور جو لوگ تم سے پہلے تھے

انھوں نے اس نامہ کی قدر جانی جو اللہ نے ان کو دیا کہ رات کو وہ اسے دیکھتے اور دن کو اس پر عمل کرتے اور تم نے سکو درست ترک کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا بلکہ اُس کے زیر و زبر اور حرف سب درست کئے مگر اسے دنیا کا بازار نامہ بنا دیا۔ خدا کی قسم چاندی سونے کو وہی عزیز رکھتا ہے جسکو اللہ ذلیل کرتا ہے اور جو احمق کہ کسی قوم کو دیکھے کہ وہ اسکے پیچھے چلتی ہے تو سمجھو کہ اس کا دل ٹھکانے نہیں رہا اور جو تم کچھ کسی سے کہو تو اولاً خود اس پر عمل کر لو اور جو شخص کہ اور لوگوں کی باتین تمھارے سامنے کرے تو سمجھ لو کہ وہ تمھاری باتین ضرور اور دون سے جا کر کہے گا۔ اور ہمارے اصحاب ہکو جورو بچوں سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں کیونکہ وہ دین کے یار ہوتے ہیں اور جورو بچہ دنیا کا یار اور دین کے دشمن اور جو کچھ آدمی اپنے اور اپنے ماں باپ پر خرچ کرتا ہے اس کا حساب نہیں ہوتا اور جس نماز میں قلب حاضر نہ ہو وہ عقوبت سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ خشوع کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ دہشت جو دل میں ٹھہر جائے پھر لوگون نے پوچھا کہ ایک شخص ہے جو بیس برس سے جماعت کی نماز نہیں پڑھتا اور نہ کسی سے ملتا ہے آپ اوس کے پاس گئے اور جا کر فرمایا کہ تم نماز میں کیوں نہیں آتے اور لوگوں سے کیوں نہیں ملتے وہ کہنے لگا کہ مجھے معذور سمجھو میں مشغول ہوں پوچھا کس سے کہنے لگا کوئی میری سانس ایسی نہیں نکلتی ہے کہ جب سے نعمت مجھے نہ پہونچی ہو اور گناہ مجھ سے نہ سرزد ہوتا ہو تو میں اس نعمت کے شکر اور اس معصیت کے عذر میں مشغول ہوں آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی رہو اور تم ہم سے بہتر ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کبھی خوش بھی ہوئے فرمایا کہ ایک دن میں کوٹھے پر تھا میں نے سُنا کہ پڑوس میں ایک عورت اپنے خاوند سے کہتی تھی کہ پچاس برس کے قریب ہوئے کہ میں تمھارے گھر میں ہوں جو کچھ ہوا یا نہ ہوا اس پر میں نے صبر کیا اور سردی اور گرمی جھیلی مگر تم سے زیادہ نہیں مانگا اور تمھارے نام و ناموس کی حفاظت کی اور کسی جگہ شکوہ نہیں کیا یہ سب کچھ تابعداری کی لیکن یہ بات مجھسے نہ اُٹھ سکیگی

کہ تم میرے ہوتے ہوئے کوئی اور عورت لے آؤ میں نے یہ ساری خدمت اسواسطے کی ہے کہ تم مجھے دیکھو اور میں یقین یہ نہیں کہ تم اور عورت کو لو اگر ایسا کروگے تو میں جاتی ہوں اور امام المسلمین کا دامن پکڑتی ہوں یہ سنکر میں ایسا خوش ہو گیا کہ میرے آنسو بہنے لگے میں نے ڈھونڈا کہ اس کی مثال کہیں قرآن شریف میں بھی ہے تو یہ آیت ملی کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب گناہ بخش دونگا لیکن گوشۂ دل سے دوسرے کی طرف میل ہوگا تو وہ ہرگز نہ بخشوں گا۔ فقط

افتخار علی عباسی

عجیب و غریب دلچسپ خبریں

پیٹ میں قینچی:۔ بغداد میں ایک عورت کے پیٹ میں درد ہوا ڈاکٹروں کو بلاکر دکھایا گیا تو سبنے کہا کہ پیٹ کا اپریشن کیا جائیگا چنانچہ عورت کے پیٹ پر عمل جراحی کیا گیا مگر اسے صحت نہ ہوئی اور کچھ عرصہ بعد وہ مر گئی میت کو بغداد کے سرکاری شفاخانہ میں لے جایا گیا اور دوبارہ درد کا سبب دریافت کرنیکے لئے پیٹ چاک کیا گیا تو میت کے پیٹ سے لوہے کی قینچی برآمد ہوئی۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ عورت کے نوسال قبل جب ڈاکٹر نے اسکے پیٹ کا اپریشن کیا تھا اور وہ قینچی پر مطلع بھی ہوا تھا مگر اسنے قصداً قینچی کو اسکے پیٹ میں رہنے دیا۔ کیونکہ ڈاکٹر مذکور کو مریضہ سے عداوت تھی۔ باوجود اسکے چونکہ خداوند تعالےٰ کو اسکی زندگی منظور تھی اور اسکی موت کا وقت نہیں آیا تھا لہٰذا وہ نوسال تک زندہ رہی۔

بجلی سے قوت گویائی ملگئی:۔ اٹلی کے علاقہ کیمپلو کی ایک ۴۹ سالہ کسان عورت بجلی کے گرنے پر گونگی ہو گئی تھی اسکے کچھ دنوں بعد پھر آندھی آئی اور بجلی کڑکی جس سے وہ اسقدر خوفزدہ ہوئی کہ اسکی قوت گویائی پھر بحال ہو گئی۔

گناہ سے توبہ:۔ امرتسر کی ایک بازاری عورت رام دلاری نے پولیس کے روبرو پیش ہو کر کہا کہ میں آگرہ کی رہنے والی ہوں جب ایک ڈاکہ پڑنے کی سبب میرا گھر لٹ گیا تو ایک شخص مجھے اغوا کر کے لے آیا اور مجھ سے زبردستی پیشہ کراتا ہے میں اس لعنت کی زندگی سے مرجانا بہتر سمجھتی ہوں۔ مجھے آزاد کرا یا جائے پولیس نے اس سے کہا کہ تم بالغ ہو جہاں چاہو چلی جاؤ۔ جب عورت جانے لگی تو اسکے مالک نے کہا کہ اپنا سامان اور روپیہ لیتی جاؤ مگر رام دلاری نے جواب دیا جہاں میری عزت گئی وہاں سب مال متاع بھی گیا میں کچھ نہیں لینا چاہتی۔

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ احباب در جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گزارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں (اڈیٹر)

موسم:۔ دن کو دھوپ میں ابھی گرمی ہوتی ہے۔ بعد غروب آفتاب کچھ خنکی محسوس ہوتی ہے اور رات سے سردی ہو جاتی ہے تاہم ابھی تک لحاف کی ضرورت نہیں ہوئی ہے ہلکی رضائی والا توں پر آمد دن میں اوڑھی جارہی ہے۔ وسط نومبر ہے جیسی سردی ان ایام میں عموماً ہوتی ہے ویسی ابھی نہیں ہے موسم خوشگوار ہے۔

آب و ہوا:۔ نزلہ و زکام اور کچھ بخار کی شکایات سُنی گئی ہیں مدخل فصلین کا سبب ہے۔

تقریب عقد:۔ حاجی اسحاق علی المعروف بہ ظفر الملک علوی کی دختر نیک اختر کا عقد نکاح ۲ر نومبر ۱۹۳۱ء کو بمقام لکھنؤ مولوی کلیم الدین علوی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی کیساتھ ہوا۔ حاجی مولانا عبدالشکور صاحب نے نکاح پڑھا اور ایجاب و قبول کرایا۔ ہم اپنے عزیز دوست ظفر الملک کے فرض سے سبکدوش ہونے پر دلی ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں اور ایزد جل علیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ طرفین کو تقریب سعید مبارک فرمائے۔

پنشن یابی:۔ شیخ محمد ایوب صاحب علوی تحصیلدار ریاست گوالیار اپنی ۳۳ سالہ ملازمت ختم کر کے نہایت نیکنامی کے ساتھ

۲۰ر نومبر ۱۹۳۱ء کو مع متعلقین وطن آ گئے۔ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ راجہ صاحب نے موصوف کی درخواست پنشن نہایت افسوس کے ساتھ منظور کی اور آپکی کارگذاری و خیر خواہی کا لحاظ فرما کر نصف تنخواہ سے زیادہ کی رقم بطور پنشن منظور فرمائی ہے شیخ صاحب موصوف دوران ملازمت میں جن جن مقامات پر رہے بہت نیکنام اور رعایا و ماتحتین میں ہر دلعزیز رہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ رعایا کا قابو میں رکھنا اور سرکاری مطالبات کی وصولی نہایت دشوار کام ہو رہا ہے شیخ صاحب کی یہ خاص کارگذاری تھی کہ انتظام عمل سے ریاست کے فوائد کو ذرہ برابر نقصان پہونچنے نہیں دیا اور رعایا بھی مطمئن اور فرمانبردار رہی یہی وجہ تھی کہ جب اپنی خدمت سے سبکدوش ہو کر وطن آ رہے ہیں تو صرف ماتحتین بلکہ رعایا و کاشتکار متاثر ہی نہیں بلکہ دھاڑیں مار کر رو رہے تھے اور آپکی جدائی سے ہر شخص افسردہ و ملول تھا اور رخصتی کیوقت کا منظر غیر متعلق لوگوں کو بھی متاثر کر رہا تھا ہمنے سنا ہے کہ ریاست نے بھی شیخ صاحب کی خدمات کا پر زور الفاظ میں اعتراف کیا ہے نیکنامی کیساتھ پنشن پانے پر ہم شیخ محمد ایوب صاحب کو پر خلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

معاودت وطن:۔ میر ناصر علی عباسی اور واسط علی عباسی تقریباً ۱۴ سال کے بعد اور میر ثابت علی عباسی دس سال کے بعد گذشتہ جمعہ کو اورنگ آباد (دکن) سے آ گئے ہیں اور غالباً آخر دسمبر تک قیام کرینگے میر ناصر علی عباسی کی طبیعت تھوڑے عرصہ سے وہاں نادرست تھی جسکی وجہ سے ضعف بھی ہو گیا ہے۔ خدا کرے وطن کی قیام اور تبدیل آب ہوا سے صحیح و تندرست ہوں۔

تبادلہ:۔ دریافت ہوا ہے کہ مولوی اسلام الدین علوی ڈپٹی انجینیر لکھنؤ سے بنارس تبدیل ہوئے ہیں اور گذشتہ ہفتہ میں بنارس پہونچکر چارج لے لیا ہے۔

صحت و سکون:۔ (۱) شیخ محمد حسن عباسی (قاضی گڑھی) کو گذشتہ عشرہ میں شدید بخار آیا اور کئی دن حرارت تیز رہی کمزوری بہت ہو گئی ہے اب بفضلہ تعالیٰ بخار نہیں ہے البتہ ضعف کافی ہے جو انشاء اللہ بتدریج دفع ہو جائے گا۔

(۲) خاکسار اڈیٹر کو گذشتہ عشرہ میں حادثہ یہ پیش آیا کہ اخبار کی طباعت وغیرہ کے سلسلہ میں لکھنؤ جا رہا تھا راستہ میں یکہ پلٹ جانے کیوجہ سے بائیں ہاتھ میں چوٹ آ گئی تھی جسکا خیال اسوقت نہیں کیا گیا اور لکھنؤ پہونچکر اخبار کی کاپی کی تصحیح اور طباعت کے انتظام میں باوجود درد کے مصروف رہا پروف وغیرہ دیکھنے کے بعد پریس سے واپسی پر تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی اور ہاتھ بہت متورم ہو گیا۔ دو شبانہ روز نہایت کرب و بیچینی سے گذر رہے۔ ڈاکٹر نے ہڈی محفوظ ہونا بتایا لیکن زور کا جھٹکا لگنے سے پٹھا چڑھ جانا تجویز کیا۔ اب بفضلہ تکلیف دفع ہو گئی ہے اور ہاتھ میں مالش ہو رہی ہے ابھی ہاتھ پورے طور پر کام نہیں دے رہا ہے۔

علالتیں:۔ (۱) منشی محمد جواد علوی کے متعلق معلوم ہوا کہ زبان بفضلہ صاف ہے اور ہاتھ و پیر میں بھی اب حرکت ہوتی ہے خداوند تعالیٰ کا شکر ہے کہ دماغ پر کوئی اثر نہیں۔ اُنکے بھائی حکیم مصطفیٰ علی علوی گونڈہ سے رائے بریلی پہونچ گئے ہیں اور علاج کر رہے ہیں۔ فی الحال منضج پلا رہے ہیں بعدہٗ مسہل ہونگے۔ مسہلوں کے ختم ہونے کے بعد وطن آئینگے۔ ۔۔۔۔ ماہ کی رخصت کی درخواست دی ہے اللہ جل شانہ منشی محمد جواد کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۲) قاضی انتظار علیخاں صاحب عباسی کے متعلق ادھر کوئی تفصیلی اطلاع کلکتہ سے نہیں آئی۔ لیکن مجملاً معلوم ہوا ہے کہ طبیعت رو باصلاح ہے۔ دماغی حالت بھی بمقابلہ پہلے کے اچھی ہو رہی ہے۔ شافی مطلق جلد بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

(۳) اہلیہ میر ثابت علی عباسی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ملیح آباد) کی تجویز دواؤں سے بمقابلہ پہلے کے سکون ہونا بیان کرتی ہیں اگر شکایات بالکلیہ دفع ہوں تو اطمینان ہو۔ یہ سکون خدا کرے عارضی نہو۔ کمزوری بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۴) بھوپال کی ایک مجمل اطلاع سے یہ دریافت کر کے گونہ تردد ہوا کہ خانصاحب مولوی محمد حسام الدین صاحب، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کا مزاج کچھ نادرست ہے خدا کرے موصوف اس عرصہ میں بالکل تندرست ہو گئے ہوں اور شکایات دفع ہو گئی ہوں۔

(۵) اہلیہ منشی زکی احمد علوی خلف اصغر ڈپٹی امیر احمد صاحب علوی کو ڈاکٹری علاج سے کچھ زیادہ نفع نہیں ہوا اب حافظ حکیم

عبدالحلیم صاحب کاکوروی معالج ہیں۔ بخار کے شدائد اور کھانسی میں کمی ہے لیکن کولہے میں جو درد رہتا تھا اسمیں کوئی خفت نہیں ہے۔ ڈاکٹر حکیم احمد علوی نصف جسم پر جو پلاسٹر چڑہا گئے تھے وہ بدستور چڑہا ہوا ہے۔ خداوند کریم مریضہ کو جلد صحت کلی عطا فرما کر سب کو مطمئن فرمائے۔

(۲) چودھری وکیل احمد صدیقی د چودھری محلہ اکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ بمقام ضلع بستی سخت ملیریا میں مبتلا ہو گئے تھے۔ شدائد ہونے پر انکے والد چودھری محمد اسمٰعیل بیان سے حکیم اسمٰعیل خان کو لیکر پکولیسگئے تھے۔ حکیم صاحب نے ایک ہفتہ قیام کرکے علاج کیا تھا بخار کم ہو گیا اور طبیعت مائل بصحت تھی کہ دفعتاً پھر حکیم محمد اسمٰعیل خان کو طلب کیا گیا ہے غالباً بخار پھر آنے لگا ہے۔ باری تعالیٰ چودھری وکیل احمد کو جلد صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

متفرقات: - (۱) حضرت شاہ حیدر علی قلندرؒ کا فاتحہ سالانہ ۲۰ر شوال المکرم (۱۱ر نومبر [illegible]) کو حسب دستور تکیہ شریف پر بعد مغرب ہوا تھا۔ بعد فاتحہ خوانی حاضرین کو پلاؤ تقسیم ہوا اور بعد تقسیم تبرک بیشتر حاضرین کو نہایت لذیذ چاء پلائی گئی۔ بعد نماز عشا محفل سماع منعقد ہوئی اور دوسرے دن صبح کو بھی قوالی ہوئی۔ دونوں محفلیں کامیاب رہیں اور اہل ذوق حضرات کو خوب لطف آیا۔

(۲) سُنا گیا کہ ایک مسافر جو موضع سید پور کا رہنے والا تھا رات کی گاڑی سے پلیٹ فارم پر اُتر کر سامان لئے ہوئے باہر جارہا تھا اندھیرے کی وجہ سے راستہ صاف نظر نہ آیا اور وہ بیچارہ نمبر۲ پلیٹ فارم کے نیچے گر پڑا جس سے اُس کے شدید چوٹ آئی اور خون نکلا۔ معلوم ہوا کہ رات کے انچارج نے مسافر سے بڑی ہمدردی کی اور اس کے زخموں کو دھلوا کر رات بھر وہیں اُسکو ٹھہرے رہنے کی اجازت دی۔ ہمارے قائمقام کا بیان ہے کہ انھوں نے خود رات کو دونوں پلیٹ فارموں کو بالکل تاریک دیکھا ہے۔ جب ٹرین اسٹیشن کے قریب آتی ہے تو منجملہ ۲۰۰ لالٹینوں کے صرف ایک میں روشنی رکھ دیجاتی ہے اور اس پر یہ انتظام ہے کہ ٹرین حرکت میں آئی اور وہ ایک روشنی بھی گل کر دی گئی خواہ مسافروں نے پلیٹ فارم چھوڑا ہو یا نہیں۔ برائے نام محض دکھاوے کے لئے ۲۰۰ لالٹینیں پلیٹ فارموں پر لگا دینے سے نہ معلوم ریلوے نے کیا فائدہ سمجھا ہے۔ ریلوے افسران کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی بدنظمیوں کا جلد تدارک کریں اور مسافروں کے لئے آسانیاں بہم پہونچائیں۔

مرگ مفاجات

ہم کو سُنکر انتہائی رنج و قلق ہوا کہ احمد حسین ٹھیکہ دار محکمہ نہر کے دو لڑکے جنکی عمریں ۱۴ سال اور ۵ سال کی تھیں موضع جاند پور جاتے ہوئے راستہ میں قتل کر دئے گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد منڈیاؤں پولیس نے دو لڑکوں کی نعشیں ایک نالہ سے دستیاب کیں جو صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئیں تھیں۔ معلوم ہوا کہ لڑکے اپنے کسی عزیز کے یہاں تقریب میں شرکت کے لئے کاکوری سے جاندپور کے واسطے بائیسکل پر گئے تھے۔ ایک ہفتہ تک جب لڑکے واپس نہیں آئے تو جاندپور آدمی بھیجا گیا معلوم ہوا کہ لڑکے وہاں پہونچے ہی نہیں تب تلاش شروع ہوئی اور گمشدگی کی اطلاع پولیس میں اس وقت ہوئی جبکہ پولیس کسی دوسرے ذریعہ اطلاع پا کر نعشوں کو نالہ سے برآمد کر چکی تھی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ممکن ہے کہ کسی اہم واقعہ کا انکشاف ہو۔

ہم کو اس حادثۂ عظیم میں احمد حسین ٹھیکہ دار سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ٹھیکہ دار کو صبر جمیل عطا ہونے کی توفیق دے۔

یونائٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر سید محمد مشیر الدین نے دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال باغ) کاکوری سے شائع کیا۔